

مختصر لغتِ اصطلاحاتِ اسلامی

مرتبہ:سید جہانزیب عابدی



بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف

کتاب "مختصر لغت اصطلاحات اسلامی" ایک ایسی کتاب ہے جس میں اسلام کے بنیادی عقائد، احکامات اور اصطلاحات کا صحیح مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں معاشرے میں رائج بعض غلط مفاہیم کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور ان کے صحیح مفہوم کو واضح کیا گیا ہے۔

کتاب "مختصر لغت اصطلاحات اسلامی" ہر مسلمان کے لیے ایک ضروری کتاب ہے۔ یہ کتاب اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

کتاب "مختصر لغت اصطلاحات اسلامی" ایک مختصر اور جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔

کتاب کے کچھ اہم نکات درج ذیل ہیں:

- کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد، احکامات اور اصطلاحات کا صحیح مفہوم بیان کیا گیا ہے۔
- کتاب میں معاشرے میں رائج بعض غلط مفاہیم کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور ان کے صحیح مفہوم کو واضح کیا گیا ہے۔

کتاب "مختصر لغت اصطلاحات اسلامی" ہر مسلمان کے لیے ایک ضروری کتاب ہے۔ یہ کتاب اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

1۔ بندگی:

اللہ تعالیٰ بندوں کے حال پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اسی رحمت کے سبب اس نے دنیا اور آخرت میں انسان کی فردی یا مجموعی کامیابی کے قوانین اور ضابطے بنائے جو تعلیم، سیاست، ثقافت، معاشرت اور معیشت پر مبنی ہیں۔ اپنی استطاعت کے مطابق انسان فرداً یا اجتماعی طور پر ان پر عمل کرکے بندگی کا حق ادا کرتا ہے۔

2۔ ادب:

زیرک اور ہوشیار بندہ و معاشرہ جو اپنی دنیوی اور اخروی فلاح کی خاطر ہر شعبہ حیات میں نقصان دہ اور ضرررساں تفکر اعمال سے بچے ،مودب کہلاتا ہے۔

3۔ نیکی:

ہر شعبہ حیات) تعلیم، سیاست، ثقافت، معاشرت اور اقتصاد (میں ہر وہ عمل جو انسان دنیا میں بطور آخرت کی کامیابی اختیار کرے نیکی کہلاتا ہے۔ صرف اچھے کام کرنا ہی نیکی نہیں بلکہ .برے کاموں سے رُک جانا بھی نیکی ہے۔

4۔ کتاب روشن:

قرآن مجید کی آیات میں موجود جس نظم و ضبط کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہی نظم و ضبط جو انسانی تفکر اور نفس، انسانی معاشرے نیز آسمان کی وسعتوں اور کائنات کی ہر شہ میں ایک ہی ترتیب سے موجود ہے، کا دھیان رکھنا اور اس کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالنا نیکی ہے بندگی ہے۔ یہ تمام نظم و ضبط ہر انسان کیلئے واضح ہیں اور یہ سب مجموعی طور پر روشن کتاب ہیں۔

5۔ نشانیاں:

قرآن مجید، کائنات کی وسعتوں، انسانی تفکر، نفس، انسانی معاشرے اور ہر شہ میں موجود نظم و ضبط کے یکساں قوانین جو انسان کی ہدایت کیلئے خداوند تعالیٰ نے تخلیق کیے، خداوند کی نشانیاں ہیں۔

6۔ عبادت :

ہر شعبہ حیات (تعلیم، سیاست، ثقافت، معاشرت اور اقتصاد) میں ہر وہ عمل جو انسان دنیا میں فرداً یا مجموعاً بطور آخرت کی کامیابی اختیار کرے عبادت کہلاتا ہے۔ ممکن ہے دو عبادات آپس میں بیک وقت

انجام دینے کا موقع ہو تو ترجیح دی جاتی ہے اور یہ ترجیحات وقت اور جگہ کی بنیاد پر اور یہ بنیاد خدا کے منصوبے کے بنیادی ہدف کے تناظر میں کی جاتی ہیں۔

7۔نبوت و رسالت:

یہ ایک عہدہ ہے ہر اس انسان کیلئے جو خدا کے پیغام یعنی ہدف خلقت کو پہچان کر الٰہی الہامات اور معرفت کو بندگانِ خدا تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھا لے۔ رسالتِ خصوصی خدا کی طرف سے منسوب ہوتی ہے جبکہ اس کی قبولیت خود انسانی معاشرے کی بصیرت پر منحصر ہے اور رسالت عمومی بھی انسانی معاشرے کی بصیرت پر منحصر ہے۔

8۔ ایمان و دین:

ایمان" یقین" کا دوسرا نام ہے اور دین" نظم وضبط "کو دوسرا نام ہے۔ وہ قوانین و ضابطے جو پروردگار نے انسان کی دنیوی اور اُخروی فلاح کیلئے مقرر فرمائے ہیں،" دین "کہلاتے ہیں، ان کو انسان فرداً یا

مجموعاً معاشرتی طور پر اپنی زیرکی اور ذہانت کی بنیاد پر درک کرے اور اس پر یقین پیدا کرے، یہی "ایمان " کہلاتا ہے۔

9۔ احترام:

ہر شہ اور عمل کو اس کی الہٰی حیثیت کے تناظر میں مقام و منزلت دینا احترام کہلاتا ہے۔ کبھی کسی بے ہودگی کے مقابل کسی بڑی عمر والے کو تنبیہ کرنا بھی احترام ہے اور اسی طرح بچوں اور نوجوانوں کو جن میں سیکھنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے، توجہ اور مہربانی سے خطاب کرنا اور رابطہ کرنا بھی احترام کہلاتا ہے۔ احترام صرف بزرگوں سے ہی منسوب نہیں۔

10۔ پاکیزگی:

پاکیزگی صرف ہاتھ یا جسم یا کپڑوں کو صابن سے دھو لینا یا بہت زیادہ شرعی ضابطے میں پاک کرلینے کو ہی نہیں کہتے بلکہ ظاہری پاکیزگی سے فکری و نفسانی پاکیزگی کی طرف رغبت کرنا زیادہ افضل

ہے۔ بلند سوچ، آفاقی فکر اور عظیم مقاصد کے حصول کیلئے پاکیزگی اولین شرط ہے۔ خواہ وہ ظاہری پاکیزگی ہو یا باطنی۔

11۔ برکت:

ایسا دنیوی اور اخروی فائدہ جس سے انسان فرداً یا مجموعاً راحت اور اطمینان حاصل کرے برکت کہلاتا ہے۔

12۔ ثواب:

دنیوی اور اُخروی راحت و سکون، فائدہ، اطمینان قلب وغیرہ

13۔ مسلمان:

خدا کے بنائے ہوئے قوانین جن سے انسان دنیا اور آخرت کی سعادتیں اور کامیابیاں حاصل کرتا ہے، ایمان لانا اور ان قوانین میں فائدے مند پر حسب استطاعت عمل کرنا اور نقصان دہ حرکات سےاجتناب کرنا، انسان کو مسلمان بنا دیتا ہے۔

14۔ نعمتیں:

احساس بندگی سے لیکر دنیوی مادّی وسائل اور مولا کی اطاعت وغیرہ ہر شے نعمت ہے۔ خدا نے انسان کی آزمائش کیلئے نعمتیں مقرر کی ہیں اور اسی آزمائش کے سبب نقمتیں بھی ہیں۔ بظاہر وہ چیزیں بھی جو مصیبت و پریشانی لگ رہی ہوتی ہیں خدا کی طرف سے نعمت کے زمرے میں شامل ہوجاتی ہیں جب انسان ان سے مثبت عمل کا الہام حاصل کرے اور اپنی خداداد ارادے کی بنا پر نقمتوں کو نعمتوں میں تبدی کردے۔ اسی طرح جب نعمت انسان کو مستی میں مبتلا کرے یا نقمت بے حوصلہ و ناامید کرے تو انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

15۔ صدقہ:

اپنے اور دوسرے انسانوں کے کمال پر پہنچنے میں رکاوٹوں کو دور کرنا، مدد کرنا صدقہ کہلاتا ہے۔ یہ روپیہ پیسہ بھی ہوسکتا ہے، مسکراہٹ بھی ہوسکتی ہے، کسی کی بات کو توجہ سے سننا بھی ہوسکتا ہے۔ صدقہ علم کا بھی ہوتا ہے اور احساسات و جذبات کا بھی۔

16۔ انتظار:

کسی بھی واقعہ کے لئے پیشگی تیاری کرنا، اپنے احساس اور فکر کو اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کیلئے آمادہ رکھنا، انتظار کہلاتا ہے۔

17۔ دوست:

ہر وہ ساجھا، رفاقت، رشتہ جو خدا اور معصومین علیہم السلام کی محبت کی بنیاد پر استوار ہو اور جس کی نیت اور عمل جب تک خوشنودی خدا سے مربوط رہے، دوستی کے زمرے میں ہے۔ہر وہ شخص دوست ہے جب تک وہ انسان کی اُخروی کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے۔

18۔ زہد:

ہر اس سوچ، جذبہ اور عمل سے دوری اور بے اعتنائی برتنا جو انسان کو اُخروی یاد اور خدا و معصومین علیہم السلام کی محبت اور جنت کی طلب کے احساس سے دور کردے۔

19۔ ذلت:

ہر وہ عمل جو انسان کو اُخروی سعادت و کامیابی سے دور کرنے کا سبب بنے ذلت اور خواری ہے۔

20۔ رزق:

ہر وہ شے جو انسان کی روحانی ترقی اور اُخروی سعادتوں کا باعث بنے اور انسانی کمال کا سبب قرار پائے، رزق کہلاتی ہے۔

21۔ نرمی:

جہاں نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا جائے وہاں سختی کرنا ہی نرمی کے زمرے میں آتا ہے۔ نرمی ایسے عمل کو کہتے ہیں جو معتدل اور میانہ رو ہوتا ہے، جس سے ذہن ، روح وغیرہ پر برا اثر نہیں پڑتا ۔

22۔ ایثار:

بغیر کسی فائدے کے حصول کی نیت رکھے ، مخلوق کی کم استطاعتی کی بنا پر قرب خدا، ایمان کے بلند درجات کے حصول میں مدد فراہم کرنا، حوصلہ فراہم کرنا۔اپنی ضرورت سے زیادہ دوسرے بھائی کی ضرورت کو ترجیح دینا۔ بن مانگے دینا۔

23۔ بھائی:

ہر وہ ہم فکر اور ہم راہ فرد جو صراط مستقیم اور ایمان کے دائرے میں ایک دوسرے کے مدد گار، غمخوار وغیرہ ہوں بھائی کہلاتے ہیں۔

24۔ کھانا پینا:

روٹی، چاول ، گوشت، سبزی کے نوالے کے علاوہ علم و فکر کو بھی ذہن میں ایسے پیسنا چاہیے کہ حق و حقیقت واضح ہوجائے۔ روٹی کو جس طرح دانت چباتے ہیں اسی طرح علم وفکر انسانی تجربوں اور پھر بھرپور تجزیہ کے ساتھ اس قابل ہوتے ہیں کہ انہیں زندگی کے

اصولوں کا درجہ دیا جائے، جن کے ذریعے انسان دنیوی و اخروی سعادتوں کا حصول کرسکے۔

25۔امید :

امید مثبت سوچ کا ایک واضح پہلو ہے، دعا اور توسل اسی پر امیدی کے ساتھ اعضاو جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں۔ صرف دعا اور مثبت سوچ کے ساتھ جب تک مدبرانہ عمل نہیں ہوگا ، کامیابی نہیں ملتی۔

26۔ امامت:

مرکزی طاقت، مرکزی یونٹ۔ جیسے انسان میں دل و دماغ انسان اعمال کے امام ہیں، اسی طرح افقی تناظر میں سورج ہماری کہکشاں کا مرکزی نقطہ ہے اور اس کہکشاں کا امام ہے۔ اسی طرح انسانی معاشرے کو نظم و ضبط دینے، عدل و عدالت اور ہر مثبت اور تعمیری اعمال نیز برائیوں سے روکنے کیلئے جس طاقت کو مرکزی کردار عطا کیا ہے وہ معصومین علیہم السلام کی ذوات مقدسہ ہیں۔ انہی کے سبب

معاشرے کا انجن اسٹارٹ ہوتا ہے اور وہی معاشرے کو لے کر صراط مستقیم پر چلانے کے ذمہ دار ہیں۔

27۔ اسراف:

نعمتوں کو ضائع کرنا، لاپرواہی سے استعمال کہ جہاں کم الفاظ سے کام چل سکتا ہے وہاں زیادہ باتیں کرنا۔ اسراف انسان کو کامیابی سے دور کردیتا ہے۔ کیونکہ اسراف لاابالی شخص کے ذریعے ہی انجام پاتا ہے۔

28۔ رونا:

کسی غیر اہم واقعہ سے ربط کے باعث رونا مذموم ہے، البتہ حرام نہیں۔ لیکن انسان کا اپنے گناہوں، کوتاہیوں، بے وقوفیوں، حماقتوں پر صرف خدا وند تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ و زاری کرنا اور رونا مذموم نہیں بلکہ باعث کمال اور کامیاب ہونے کیلئے حوصلہ مند عمل ہے۔

29۔ بلا و آزمائش:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فردی یا معاشرتی زندگی میں بلا اور آزمائش اس لئے قرار دی ہے کہ انسان اپنے ارادے کی قوت سے خدا کی مدد اور خدائی مدد سے مسائل و بلا و آزمائش سے نکلے اور اپنے لئے آخرت کی اعلیٰ منزلیں حاصل کرسکے۔ بلا و آزمائش انسان کے خام کردار کو کندن بنانے کیلئے اور انسان کی کوتاہیوں پر متوجہ کرنے کیلئے ہوتی ہے۔

30۔ تجارت:

سب سے افضل تجارت یہ ہے کہ انسان جنت کے حصول، خدا رسول اور ائمہ کی خوشنودی کی خاطر اپنے نفس اور دنیاوی لذتوں کو بیچ دے۔ یعنی اپنی دنیوی خواہشوں کے بدلے اخروی نعمات کے حصول کی تجارت کرے۔

31۔ خوشحالی:

صرف روپیہ پیسہ اور دنیاوی نعمتوں کی فراوانی سے خوشحالی نہیں رہتی بلکہ خوشحالی یہ ہے کہ انسان متقی پرہیزگار، زاہد، مومن، موحد، مطیع بنے کیونکہ جب تک تقوا رہتا ہے مادی نعمتوں میں فراوانی رہتی ہے۔ تقوا کی کثرت بعض دفعہ انسان کو خدا کے اس قدر قریب لیجاتی ہے کہ خدا ایسے بندے کو عظیم آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور مادی مال واسباب لٹ جاتا ہے مگر تقوا اور پرہیز گاری اور زہد انسان کو خوشحال رکھتا ہے۔

32۔ توبہ:

قبیح فکر و اعمال و احساسات کو نفس و لاشعور سے محو کرنے کیلئے خدا کی عظمت و بزرگی کے سامنے اس کے محبوب بندوں کا واسطہ دے کر اقرار کرنا اور دوبارہ مضبوط ارادے کے ذریعے نہ کرنے کا عزم کرنا، اس نیت و معرفت کے ساتھ کہ یہ قبیح اعمال وافکار و احساسات آخرت کی کامیابی میں رکاوٹ ہیں، نیز دنیا میں بھی پریشانیوں اور رکاوٹوں کا سبب ہیں اور کامیابیوں کے قاتل ہیں۔

33۔بزدلی:

کسی نئ فکر، جذبے اور عمل سے ڈرنا، خوفزدہ ہونا دراصل خدا کی ربوبیت اور اس کے مالک اور مددگار ہونے کا انکار ہوتا ہے۔ انسان شخص خدا کے وعدے یعنی وہ ہمارا کارساز ہے کو نہ ماننا ہوتا ہے۔ بزدلی انسانی نفس کی کمزوری کے باعث اکثر و بیشتر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ البتہ بعض جگہ بصیرت و مصلحت کے تحت پیچھے ہٹنا، رُک جانا، صبر کرنا، برادشت کرنا بزدلی نہیں کہلاتا۔ جیسے گناہوں کو ببانگ دہل انجام دینا شجاعت نہیں حماقت ہے۔

34۔جنت:

ایسا ماحول اور جگہ جہاں انسان ابدی راحت و سکون کا احساس کرے۔ جو فرد یا افراد اس دنیا کو اخروی سعادت کا وسیلہ بنانے کیلئے نیکیاں انجام دیتے ہیں اور برائیوں سے کنارہ کرتے ہیں وہ اس دنیا میں ایک چھوٹی جنت بناتے ہیں جو بڑی جنت کا مقدمہ ہوتی ہے۔

35۔ جہاد:

ہر وہ عمل و کوشش و شدید جدوجہد جو مثبت، تعمیری اور تخلیقی اہداف سے ساتھ تدبر کے ساتھ انجام دی جائے نیز اس میں الٰہی اہداف کے تناظر میں زمانے اور جگہ کی ترجیحات بھی طے کی گئی ہوں۔ جہاد کہلاتی ہے۔ جہاد نفس کے ساتھ بھی حصول سعادت کیلئے ہوتا ہے، فقیری سے دوری کیلئے معاشی جہاد، جہالت سے دوری کیلئے علمی جہاد اور دشمن خدا اور معصومؑ کو بطور آخری حجت کیلئے تلوار و بندوق سے ہوتا ہے۔جہاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرح ہے جو بصیرت و معرفت کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔

36۔ علم و جہل:

ایسا معلومات جو انسان کو آخرت کی ، خدا کی یاد دلائے علم و عرفان، یا دانش کہلاتا ہے۔ علم ایک عملی شے کا نام ہے، عمل کرنے سے معلومات میں جان پیدا ہوتی ہے، علم پر تفکر و تدبر اور عمل و تجربہ سے یہ کندن بنتا ہے۔ اس پراسس میں اگر خدا کی یاد شامل رہتی ہے، خدا کی بزرگی نفس میں رہتی ہے تو یہ علم نور ہے۔ ورنہ یہی علم

اگر انکساری تواضع نہیں پیدا کرتا۔ اطاعت گذار نہیں بناتا تو جہل و شیطنت ہے۔

37۔ سخاوت:ایسا علم و مال ونفسانی ظرف میں کثرت رکھنے والا شخص کہ جس سے ہمیشہ ملنے کی امید ہو۔ سخی کہلاتا ہے اور یہ عمل سخاوت ہے۔یعنی سخاوت دینے کا وہ عمل ہے جو کبھی رکتا نہیں۔

38۔عشق و محبت:

بے حد چاہنا، بے حد ایثار کرنا، بے حد سخاوت کرنا، بے قراری کی خوشحال کیفیت، وارفتگی کی کیفیت کو عشق کہتے ہیں، جبکہ محبت عشق سے تھوڑا کم تر درجے پر ہے، یعنی پسند کرنا، اچھا لگنا، چاہنا، دوستی وغیرہ

39۔ آزادی:

یعنی گناہوں، غلطیوں، کوتاہیوں سے حتیٰ الوسع پاک انسان جو ذلت اور پستی سے پاک و صاف ہو، کسی ہیچ پن اور رذالت میں گرفتار نہ ہو۔

40۔تکلفات /رکھ رکھاؤ:

حد سے زیادہ احترام، حد سے زیادہ کسی چیز فکر یا عمل میں حساس ہونا۔

41۔ مانگنا /حاجت:

ضرورت مندی، احتیاج خدا اور خدا کے نیک بندوں سے انتہائی سختی میں طلب کرنا نیکی ہے۔ اگر سخت احتیاج کے باوجود بھی مومن اپنے بھائی سے ضرورت بیان نہ کرے اور فوت کرجائے تو حرام موت کہلاتی ہے۔

42۔ تقدیر/مقدر:

انسان اپنی سوچ و فکر جس بھی تجربے کے بعد تشکیل دیتا ہے اور اپنے کردار کو اپنے ارادے سے تشکیل دے لیتا ابتدائی طورپر یہی عمل انسان کی تقدیر معین کرتا ہے۔ تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک انسان کے حق میں ایک اس کے خلاف۔ ایک نیک راہ ہوتی ہے اور گمراہی۔ انتخاب انسان کو کرنا ہوتا ہے اور اپنی تقدیر اپنے عمل

سے تشکیل دینی ہوتی ہے۔دُعا عمل کے ساتھ کام کرتی ہے۔ یہ بھی تقدیر میں شامل ہے۔ تقدیر یعنی قوانین الٰہی ۔ عروج وزوال کے قوانین خدا نے تشکیل د ے دیئے ہیں۔ جو جیسا عمل کرے گا وہی اس کی تقدیر ہوتی ہے۔

43۔ خوف:

کم ہمتی، بے چارگی، احساس کمتری خوف کی اصل وجوہات ہوتی ہیں۔ مومن نہ کم ہمت ہوتا ہے نہ بے چارہ نہ ہی احساس کمتری میں مبتلا۔مومن اپنے اعمال کی کمی اور درستگی کے بیچ زندگی گذارتا ہے۔ یعنی خدا سے خوف اور امید کے بیچ میں رہتا ہے۔گناہوں کے نتائج سے خوفزدہ ہونا ، بے وقوفیوں اور لاابالی پن کے نتائج سے خوفزدہ ہونا، آرام طلبی، راحت طلبی کے نتائج سے خوفزدہ اور اس کے برعکس تعمیری، شجاعانہ تخلیقی امور میں مگن رہنا انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرتاہے۔

44۔ دنیا:

دنیا یعنی نعمتیں اور مصیبتیں، خواہشیں اور نفرتیں۔ دنیا کی ہر شے انسان کیلئے آزمائش ہے۔ یہ دنیا خداوند تعالیٰ کی نشانی ہے۔ اس میں انجام دیا گیا نیک اور بد عمل اس دنیا کی آخرت میں نتیجہ حاصل کرے گا۔دنیا صرف ان افراد کیلئے فائدہ مند ہے جو یہاں مصیبتوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر ادا کریں۔

45۔آرام:

سکون و اطمینان و آرام بے جا خواہشات کو ترک کرنے، تقویٰ اختیار کرنے اور خدا کی معرفت میں ہے۔ یہ دنیا صرف محنت اور مشقت کیلئے ہے ، آرام صرف دینی اہداف کیلئے جدوجہد میں ہے۔

46۔ زکوۃ:

ہر شے کی زکات ہوتی ہے۔ جسم کی زکات عبادت ہے، علم کی زکات اس کا نشر کرنا ہے، نعمتوں کی زکات اسے تقسیم کرنا ہے۔

47۔ سوال:

سوال ضرورت کے وقت کیا جاتا ہے۔ دوسروں کو چیک کرنا خواہ مال میں ہو یا علم میں کمتر وقعت رکھتا ہے۔ سوال ایسے سے کیا جائے جو احسان کرکے جتلانے والا نہ ہو۔ سوال کا جواب نہ آتا ہو تو" نہیں آتا" کہنے میں شرمانا نہیں چاہیے۔

48۔ شجاعت:

سب سے بڑی شجاعت خواہشات کو کنٹرول کرناہے، غصہ اور شہوت کو کنٹرول کرنا سب سے بڑی شجاعت ہے۔

49۔ شریف:

شریف وہ ہے جو گناہوں سے آلودہ نہ ہو، شریف عقلمند اور دانشمند ہوتا ہے جس کی عقل اسے غلطیوں اور کوتاہیوں سے دور کرکے خدا کے نزدیک کرتی ہے اور اسے متقی اور پرہیز گار بناتی ہے۔ جو ظلم کے خلاف عدل سے کام لیتا ہے۔

50۔شفاعت:

شفاعت یعنی سفارش کرنا۔ انسان کی فلاح کی خاطر اس کی مجموعی نیک کرداری کی بنا پر سفارش کرنا شفاعت کہلاتا ہے۔

51۔عزت و آبرو:

عزت دین کے ساتھ ہے، جو بے دین ہے بے اصول و قاعدہ ہے ذلت اس کے ہمراہ ہے۔جتنا انسان دین دار ہوتا جاتا ہے اس کی عزت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

52۔معرفت:

یقین حاصل ہوجانا، وہم و گمان سے دور علم کی گہرائی حاصل ہونا۔

53۔گناہ:

غلطی، کوتاہی ۔ فطری ضرورت کو غیر شرعی طریقے سے پورا کرنے یا غیر شرعی طریقے سے فائدہ حاصل کرنے کو گناہ کہتے ہیں۔

54۔ شہادت :

گواہی دینا کہ میں اسلام اور اسلامی قوانین پر ایمان لایا اور اس کی خاطر تعمیری، تخلیقی، مثبت اعمال میں ایسی انتھک جدوجہد اور نہ تھکنے والے کاوش یا کاوشیں حتیٰ جان تک دے دینا۔

55۔سود یا ربا:

احسان کا بدلہ احسان ہے، مگر خود کیے گئے احسان کے بدلے زیادہ وصول کرنا ناجائز اور بے عدالتی اور بے انصافی ہے۔ یہ گناہ ہے۔

56۔ ظلم و مظلوم:

حق دار کو حق نہ دینا ظلم ہے۔ کائنات ہر شے میں خالق کا عدل کافرما ہے یعنی ہر شہ اپنے مناسب وقت اور مناسب جگہ پر متعین ہے۔ کسی بھی شے یا عمل کو اس کی جگہ اور موقعیت سے ہٹانا ظلم ہے۔ صداقت ہر جگہ سچ بولنے میں نہیں بلکہ درست موقع پر درست شخص سے بولنے میں ہے۔ بعض دفعہ درست جگہ نہ ہو تو سچ بولنا ظلم بن جاتا ہے۔ایسا سچ جس سے فساد پیدا ہو ظلم ہے۔

57۔ آزادی:

جسمانی آزادی جیسے زنجیروں سے ہتھکڑیوں سے آزادی ایک آزادی ہے جبکہ بافضیلت آزادی معنوی آزادی ہے۔ یعنی انسان کسی پست عادت کا غلام نہ ہو، کسی پست نظریے یا پست فکر کا غلام نہ ہو۔ بلکہ آزادانہ فکر یعنی فکری میں اتنی وسعت رکھے جس قدر وسعت وجود خدا کی ہے۔

58۔ عدل و عدالت :

ظلم کا ضد عدل ہے۔ یعنی ہر شہ یا عمل کو اس کی خاص جگہ اور موقع پر انجام دینا۔ حق کی ادائیگی عدل کہلاتی ہے۔ حق کی ادائیگی سے عدالت قائم ہوتی ہے۔ جیسے :نماز وقت نماز، رات کے وقت استراحت، بھوک کے وقت طعام وغیرہ

59۔ حلال کسب و خرچ:

حلال عدل و عدالت سے مربوط ہے۔ ہے وہ کسب حلال ہے جس کے حصول میں ظلم و فساد روا نہ رکھا جائے۔ اسی طرح ہر وہ خرچ بھی

حلال ہے جسے سے کسی ظلم و ظالم کو تقویت نہ ہورہی ہو۔ کسی بے عدالتی کو فروغ نہ ہورہا ہو۔

60۔ واجبات و محرمات :

وہ عمل جس کی خدا کی طرف سے لازم و ملزوم ہو۔ کبھی خاص علم و دانش کے حصول بھی واجب ہوتا ہے۔ کچھ عمل کفائی یعنی کفایت کی حد تک واجب ہوتے ہیں یعنی معاشرے میں کچھ یا بعض افراد ادا کردیں تو باقی پر سے ذمہ داری ساقط ہوجاتی ہے۔ بعض خاص علم و دانش بھی واجب کفائی ہوتی ہیں۔ اسی طرح بعض واجب و حرام بعض خاص افراد سے منسوب ہوتے ہیں۔ جیسے سڑک پر کھانا پینا عام فرد کیلئے حرام نہیں ہوتا مگر کسی خاص شخص کیلئے حرام ہوسکتا ہے۔ اسی طرح بعض واجب بھی ایسے ہیں جو عام افراد کی ذمہ داری نہیں ہوتے مگر کسی خاص اہلیت رکھنے والے شخص کیلئے واجب ہوتے ہیں۔

61۔ توبہ:

غلطیوں کوتاہیوں کا صرف اعتراف کرلیناکافی نہیں بلکہ آئندہ انجام نہ دینے کے عہد اور غلطی اور کوتاہی کے اثرات کو ختم کرنے سے بھی مربوط ہے۔ صرف توبہ توبہ کہہ لینا، کانوں کو ہاتھ لگالیناہاتھ جوڑ لیناکافی نہیں۔

62۔ امامت و قیادت:

امامت و قیادت معاشرے کو منظّم رکھنے کیلئے مرکزی حیثیت رکھنے والے ادارے کو کہتے ہیں۔ امام ہی ہوتا ہے جو معاشرے کے انجن کو اسٹارٹ کرتا ہے۔ اسے رذالتوں، پستیوں اور گوشہ نشینیوں سے نکال کر صراط مستقیم یعنی کامیابی کی راہ پر لا کھڑا کرتا ہے۔ امام وہ منتظم ہوتا ہے جو معاشرے کو سیاسی، تعلیمی، سماجی، ثقافتی اور معاشی نظم عطا کرتا ہے اور ان تمام شعبہ جات کو مشین کے تمام پرزوں کو چلانے والے لیور کی مانند چلاتا ہے۔ جب یہ رک جائے تو سب رک جاتا ہے۔ امام ہی ہوتا ہے جس سے روزگار زندگی چلتا ہے اور اپنی منزل کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ امام سے دشمنی ایسے ہی ہے جیسے کسی سواری میں سوار افراد کی ڈرائیور سے دشمنی ہو جائے اور اس دشمنی کے نتیجے میں وقوع پذیر منافرتی عمل نہ صرف گاڑی کو آگے بڑھنے سے روکے گا

بلکہ خود اس ڈرائیور سے راضی رہنے والوں کو بھی نفرت کے مقابلہ نہ کرنے کے نتیجے میں جمود کا شکار بنا دے گا۔

مرتبہ : سید جہانزیب عابدی

20-07-2021